تقریر بابت قرآن کریم
وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

"فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ"

(تقریر نمبر 1)

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَاَوۡحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحۡلِ اَنِ اتَّخِذِیۡ مِنَ الۡجِبَالِ بُیُوۡتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعۡرِشُوۡنَ۔ ثُمَّ کُلِیۡ مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسۡلُکِیۡ سُبُلَ رَبِّکِ ذُلُلًا ؕ یَخۡرُجُ مِنۡۢ بُطُوۡنِہَا شَرَابٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہٗ فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ (النحل:69-70)

ہے شکر ربِّ عزّوجل خارج از بیان
جس کی کلام سے ہمیں اُس کا ملا نشاں
وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اُس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہوگیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہوگیا

(درثمین)

معزز سامعین! آج مجھے قرآن کریم میں آنے والے الفاظ "شِفَآءٌ" کی تعریف، حکمت اور Significance بیان کرنی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی الہامی کتاب قرآن مجید میں "شِفَآءٌ" کا لفظ چار بار استعمال فرمایا ہے۔ ایک بار شہد کے بارہ میں "فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ" کے الفاظ میں کہا کہ اس (شہد) میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفاء ہے۔ (النحل:69-70) جبکہ باقی تین مقامات میں سے ایک مقام پر قرآن کریم کو نصیحت قرار دیتے ہوئے شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوۡرِ (یونس:58) کہ یہ سینوں کی بیماریوں کو شفاء دیتی ہے۔ دوسری جگہ پر سورۃ بنی اسرائیل آیت 83 میں قرآن کریم کی تعلیمات میں شِفَآءٌ اور اِن کو رحمت کا ذریعہ قرار دیا۔ جبکہ تیسری جگہ سورۃ حٰمٓ السجدہ آیت 45 میں قرآن کو مؤمنوں کے لیے ہدایت اور شفا کا موجب قرار دیا ہے۔ گویا قرآن کریم اور اس کی تعلیمات کو اللہ تعالیٰ نے صحت، تندرستی، بیماری سے صحت، شفا دینے والا اور اچھا کرنے والا قرار دیا۔ گویا چار میں ایک دفعہ شِفَآءٌ کا لفظ جسمانی بیماریوں اور تین بار روحانی بیماریوں سے شفایابی کے لیے استعمال ہوا ہے۔

سب سے پہلے اُس شفا کا ذکر کرتے ہیں جو جسمانی بیماریوں کا علاج ہے یعنی شہد۔ جس کے نام سے اللہ تعالیٰ نے ایک پوری سورۃ "النحل" نازل فرمائی۔ جس کے معانی شہد کی مکّھی کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِسی سورت میں شہد، اُس کی مکّھی اور اُس کے پورے نظام کا ذکر کیا ہے جس کی تلاوت ہم ابتداء میں کر آئے ہیں۔

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی کہ پہاڑوں میں بھی اور درختوں میں بھی اور ان (بیلوں) میں جو وہ اونچے سہاروں پر چڑھاتے ہیں گھر بنا۔ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھا اور اپنے ربّ کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ ان کے پیٹوں میں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے رنگ مختلف ہیں اور اس میں انسانوں کے لئے ایک بڑی شفا ہے۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

اِن دو آیات کے ہمارے خلفائے کرام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے تراجم پر غور کریں تو درج ذیل نتائج نکلتے ہیں۔

1- اللہ تعالیٰ شہد کی مکھی کو وحی کرتا ہے

2- پہاڑوں میں اپنا گھر بناؤ

3- درختوں میں اپنے گھر بناؤ

4- انگور و دیگر بیلوں کی ٹٹیوں (اوٹ) میں گھر بناؤ۔ (خلیفہ ثانی)

5- پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے تھوڑا تھوڑا لے کر کھاؤ

6- پھر ہر قسم کے میوے کھائے چلتی پھرتی رہ۔ (خلیفہ اوّل)

7- اپنے ربّ کے بتائے ہوئے طریقوں پر جو تیرے لئے آسان کئے گئے ہیں چل (خلیفہ ثانی)

8- اپنے ربّ کے رستوں پر عاجزی کرتے ہوئے چل۔ (خلیفہ رابعؒ)

9- اپنے ربّ کے ہموار رستوں پر فرمانبرداری کرتے ہوئے چل (خلیفہ اوّل)

10- شہد کی مکھی کے پیٹ سے ایک پینے کی چیز ہے جس کے کئی رنگ ہیں۔ اُس میں شفا ہے (خلیفہ ثانی)

11- اِن مکھیوں کے پیٹوں سے تمہارے لئے پینے کی ایک چیز ہے (یعنی شہد) نکلتی ہے۔ جو مختلف رنگوں کی ہوتی ہے۔ (خلیفہ ثانی)

12- ان کے پیٹوں سے ایسا مشروب نکلتا ہے جس کے مختلف رنگ ہیں اور انسانوں کے لئے شفاء ہے (خلیفہ رابعؒ)

13- اِس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے نشان ہے۔

سامعین! اگر اِن 13 نکات کو مَیں آپ حضرات کے لیے Sumup کروں تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ شہد کی مکھی اتنا صاف ستھرا اور پاک وجود ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن پر وحی کرتا ہے۔ یہ عاجزی و انکساری اور فرمانبرداری کرتی ہوئی چلتی ہیں۔ پہاڑوں، درختوں اور بیلوں پر اپنے گھر بناتی ہیں یعنی مؤمنوں کو ہمیشہ بلند و بالا مقام کی طلب میں اپنی تمام تر توانائیاں صرف کریں۔ اللہ تعالیٰ کی تمام تر نعمتوں جس میں پھل اناج وغیرہ شامل ہیں سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ کبھی کسی پھل کو، اناج کو یا کھانے پینے والی چیز کو بُرا بھلا نہیں کہنا چاہیے۔ مکّھی کڑوے سے کڑوے پھول سے بخوشی رسّ لے کر اُسے مٹھاس میں تبدیل کرتی ہے۔ ہم کوئی پھل پھیکا یا کڑوا نکل آئے تو باتیں کرنے لگ جاتے ہیں یا اِسے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ وہ واقعہ ذہن میں رہنا چاہیے کہ ایک بادشاہ اپنے حواریوں میں خربوزے کی کاشیں کاٹ کاٹ کر تقسیم کر رہا تھا۔ ماسوائے ایک حواری کے تمام نے اس کڑوے اور بدذائقہ خربوزے پر مُنہ بنانا شروع کیا مگر اُس فرمانبردار اور بادشاہ کے ساتھ Loyal حواری نے مزے لے لے کر اُس کاش کو کھایا۔ پوچھنے پر بولا کہ بادشاہ سلامت سے ہر وقت مزیدار، میٹھی اور لذیذ چیزیں کھانے کو ملتی ہیں۔ کیا ہوا اگر ایک دفعہ کڑوی کاش مل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے اُس نے ہمارے لئے بہت ہی عمدہ عمدہ روح اَور صحت افزاء اشیاء پیدا کی ہیں۔ اُن سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ مجھے لاہور پاکستان میں ایک بہت بڑی دعوتِ ولیمہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ جس میں وَن سَوتےّ (مختلف النّوع) کھانے سجے ہوئے تھے۔ ایک بزرگ کو مَیں نے دیکھا کہ انہوں نے تمام ڈشز سے ایک چھوٹے چمچ کے برابر کھانے کو چکھا۔ میرے پوچھنے پر بتایا کہ یہ خداوند کریم کی نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے سجائی ہیں۔ اِن کو چکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر بہتر رنگ میں ہوتا ہے۔ بنی اسرائیل کی طرح ناشکر گزار نہیں بننا چاہیے۔

سامعین! اِن نعمتوں میں سے ایک نعمت مشروب کی شکل میں شہد ہے۔ جسے شفا قرار دیا گیا ہے۔ ہم لوگ بالعموم کہتے ہیں۔ شہد کھایا کریں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے اِسے شَراب قرار دیا ہے۔ یعنی یہ پینے کی شئے ہے اِسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اِس کا ترجمہ کیا ہے کہ اِن مکھیوں کے پیٹوں سے مختلف رنگ کی پینے کی ایک شئے (شہد) نکلتی ہے۔ لہذا ہمیں شہد کے پینے کا محاورہ استعمال کرنا چاہیے۔ یہ مشروب مختلف رنگوں کا ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں شہد پر تحقیق ہوئی ہے اَور ابھی ہو رہی ہے۔ اُس کے مطابق شہد کے سینکڑوں رنگ یا اقسام کہہ لیں موجود ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُہٗ کے تحت تحریر فرمایا ہے کہ

"عربی میں شہد کے نام چار سو ملتے ہیں جو اس کی کثرت پر دلالت کرتے ہیں۔"

جو لوگ پہاڑی علاقوں میں سیر و سیاحت کے شوقین ہیں وہ مشہور سیاحتی مقامات پر شہد کی چھوٹی بڑی دکانیں دیکھتے ہوں گے۔ جن میں مختلف الانواع کے شہد موجود ہوتے ہیں۔ مَیں نے بذاتِ خود پاکستان میں سوات، ناران اور اسلام آباد جبکہ یہاں لندن اور سویٹزر لینڈ میں سیر کے دوران ایسی دکانیں دیکھیں ہیں جن میں سینکڑوں اقسام کے شہد ترتیب سے لگے نظر آتے ہیں اور اُن کی پیکنگ پر اُن بیماریوں کے نام بھی درج ہوتے ہیں جن کے لئے اِن شہدوں میں شفا ہوتی ہے۔ مجھے اب یہ تقریر تیار کرتے خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کو پہاڑوں اور بلندیوں پر اپنے گھر بنانے کی جو وحی کی ہے۔ اُس میں شاید یہ حکمت ہو کہ دنیا بھر کے پہاڑ ایسی جڑی بوٹیوں اور پھل پھولوں کے لئے مشہور ہیں۔ جو مختلف بیماریوں کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ اِسی لیے اکثر حکماء ہر سال پہاڑوں کا رُخ کرتے دکھائی دیتے ہیں تا وہاں سے علاج معالجہ کے لئے جڑی بوٹیاں لائیں جو ادویات یا معجونوں میں استعمال ہو سکیں۔ یہ حکماء اِسی قرآنی حکم کے تابع پہاڑوں میں جڑی بوٹیاں تلاش کرتے ہیں۔ مکھیوں کی یہ مخلوق پہاڑوں پر گھر بناتی ہیں۔ جہاں سے وہ جڑی بوٹیوں کے ننّھے مُنّے پھولوں اور مختلف الانواع پودوں کے پھولوں سے وہ شہد تیار کرتے ہیں۔ اب تو مارکیٹوں میں بعض خاص مقامات کے شہد دستیاب ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ فلاں بیماری میں شفا کے کام آتا ہے بلکہ کاروباری حضرات تو بعض خاص اقسام کے درخت، پودے، جڑی بوٹیوں کی کاشت کرتے ہیں وہاں وہ خاص قسم کی مکھیاں مہیا کی جاتی ہیں۔ جو اِن باغات میں موجود فصلوں، پودوں، درختوں اور جڑی بوٹیوں کے پھولوں سے رسّ چوستی اور شہد بناتی ہیں۔ جو بہت مہنگے داموں بکتے ہیں۔ ابھی چند ماہ پہلے کی خبر ہے کہ بُرکینا فاسو کی حکومت نے سورج کی گرمائش سے تپتے ریتلے صحراؤں میں کروڑوں کی تعداد میں شہد کی ایسی مکھیاں چھوڑی ہیں جو سورج کی اِس گرمی کو برداشت کر سکیں اور صحرا میں موجود نایاب جڑی بوٹیوں سے شہد تیار کریں جو لوگوں کے لئے شفا کے کام آسکے۔

سامعین! اِن 13 باتوں میں سے آخری اور اہم بات یہ ہے کہ مکھی کے بارہ میں اوپر بیان 12 باتوں میں یا یوں کہہ لیں کہ مکھی کے اِس مشروب کے تیاری کے Process میں غور و فکر اور سوچ و بچار کرنے والوں کے لیے بہت بڑا نشان ہے۔ ایک بہت بڑا سبق ہے۔ ایسا سبق ہے کہ جس کی 12 شقیں اوپر مَیں بیان کر آیا ہوں۔

سامعین! دنیا میں شہد ایک واحد شرینی ہے جو کئی سالوں تک محفوظ رہ سکتی ہے بلکہ مختلف چیزوں کو خراب ہونے سے بچاتی بھی ہے چنانچہ اس ضمن میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”دوسری تمام شرینیوں کو تو اطباء نے عفونت پیدا کرنے والی لکھا ہے مگر یہ ان میں سے نہیں ہے۔ آم وغیرہ اور دیگر پھل اس میں رکھ کر تجربے کئے گئے ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہیں۔“

(تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 5 صفحہ 66)

شہد کو قدیم زمانہ سے ہی زخموں اور بیماریوں کے علاج کے لیے بطور دوا کے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ مختلف روایات واحادیث بھی ملتی ہیں جن میں شہد سے علاج کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ میرا بھائی پیٹ کے مرض میں مبتلا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو شہد پلاؤ۔ وہ دوسری بار آیا تو پھر آپؐ نے اس کو شہد پلانے کی تاکید کی۔ اسی طرح تیسری مرتبہ بھی آیا۔ پھر جب چوتھی مرتبہ بھی آکر اس نے شکایت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے بھائی کا پیٹ تو جھوٹا ہو سکتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا کلام تو سچائی ہے۔ اس کو پھر شہد پلاؤ اس نے اس مرتبہ جا کر جب شہد دیا تو اس کو شفاء نصیب ہو گئی۔

(صحیح بخاری کتاب الطب باب الدّاءِ بالعسل)

اس حدیث سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ شہد میں شفا ضرور ہے۔ اس میں شک نہیں لیکن اس کے طریقہ استعمال پر علاج کا بہت زیادہ انحصار ہے۔ جیسا کہ مذکورہ بالا شخص کو چار مرتبہ شہد کھلانے سے شفا ہوئی تو جب تک مرض کے مطابق خوراک نہ دی جائے تو کیسے شفا ہو گی؟

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس حدیث کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 15 اپریل 2005ء میں ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

”آپؐ بعض لوگوں کو بعض بیماریوں کے لئے نسخے تجویز بھی فرمایا کرتے تھے کہ یہ کھاؤ۔ سنا ہے یہ دردوں کے لئے بڑی اچھی چیز ہے اَور بیماریوں کے لئے بھی ہو گی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

پھر ایک دفعہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ میرے بھائی کے پیٹ میں تکلیف ہے۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا کہ اس کو شہد پلاؤ۔ وہ شخص دوبارہ حاضر ہوا، تکلیف دور نہ ہوئی تھی۔ فرمایا اَور شہد پلاؤ۔ تکلیف نہیں دور ہوئی۔ پھر وہ

تیسری دفعہ آیا تو آپؐ نے کہا اسے اَور شہد پلاؤ۔ لیکن ہر دفعہ وہ یہی شکایت لے کر آتا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا" صَدَقَ اللّٰہُ وَکَذَبَ بَطْنُ اَخِیْكَ "کہ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا لیکن تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ بولا ہے۔ اسے شہد ہی پلاؤ۔ (بخاری کتاب الطب باب الدواء بالعسل وقول اللہ تعالیٰ فیہ شفاء للناس)

پتہ نہیں کس صورت میں اس کو پلا رہے تھے بہر حال شہد پلاتے رہے اور آخر میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تندرست ہو گیا۔ شہد بھی مختلف قسم کے ہیں اور مختلف بیماریوں کے لئے بعض مختلف قسم کے شہد ہوتے ہیں۔"

سامعین! اِسی طرح جو خدا تعالیٰ نے اس کے مختلف رنگ بیان فرمائے ہیں۔ اس سے بھی یہی مراد ہے کہ اس کی مکھیاں مختلف رنگوں کے پھولوں اور پھلوں سے رسّ لی کر شہد بناتی ہیں جن کی اجزائی ترکیب مختلف ہوتی ہے۔ اس لیے یہ بالکل درست ہے کہ ایک قسم کا شہد ہر بیماری کا علاج نہیں ہو سکتا کیونکہ علاج بالمثل کے طور پر بھی جائزہ لیا جائے تو ہو سکتا ہے جس مرض کا علاج ہم اس خاص شہد سے کر رہے ہوں اس کے بالمثل اجزاء اس میں موجود نہ ہوں اور اگر اسی طرح علاج بالضد کے اصول سے جائزہ لیں تو ہو سکتا ہے کہ اس خاص شہد میں مرض کی ضدّ موجود ہی نہ ہو۔ اس لیے جو بھی شہد ہم کسی بیماری کے لیے استعمال کریں تو سب سے پہلے ہمیں اس کے متعلق یہ علم ہو کہ یہ کن پھلوں یا پھولوں سے تیار کردہ شہد ہے تا کہ اس کے مطابق مرض کے علاج کے لیے استعمال ہو سکے۔ جیسے کیکر ببول کا شہد ہے۔ یہ شہد ہلکا شفاف رنگ رکھتا ہے۔ نازک مہک اور خوشگوار ذائقہ ہوتا ہے۔ یہ ایک دودھ دار سفید رنگ اختیار کرتے ہوئے کرسٹلائز ہوتا ہے۔ یہ شہد زیادہ مائع پر مشتمل ہوتا ہے۔ عام ٹانک کے ساتھ ساتھ معدے، کھانسی اور مردانہ طاقت کو تقویت دینے کے لیے اور گردوں کے دیگر امراض کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

سورج مکھی کا شہد کا رنگ ہلکا سنہری ہوتا ہے۔ ذائقہ بہت خوشگوار اور بہت دھیمی سی مہک ہوتی ہے۔ یہ بہت تیزی سے کرسٹلائز ہوتا ہے۔ اس میں بہت زیادہ غذائیت اور اینٹی بیکٹیریل خصوصیات ہوتی ہیں۔ اس میں وٹامن اے، بی اور وٹامن ای کی بہت کثرت ہوتی ہے۔

رسّ بری کا شہد ہلکا رنگ، حیرت انگیز ذائقہ اور بہترین مہک رکھتا ہے۔ رسّ بری شہد کا ذائقہ بہت گھلنے والا ہوتا ہے۔ ایسے کہ منہ میں ڈالتے ہی پگھل جاتا ہے۔ یہ شہد رسّ بری کے باغات اور جنگلی رسّ بری سے تیار ہوتا ہے۔ رسّ بری کا شہد نزلہ زکام کے ساتھ ساتھ وٹامن کی کمی اور گردے کی بیماریوں کے لیے عام ٹانک کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

مکئی کے پھولوں سے تیار کردہ شہد گہرا پیلا اور بھورے رنگ کا ہوتا ہے ترش ذائقہ اور ہلکی سی مہک رکھتا ہے۔ یہ شہد بہت جلد سخت ہو جاتا ہے۔ یہ شہد ایسے افراد کے لیے مفید سمجھا جاتا ہے جو بھوک کی کمی کا شکار ہوں۔

سرسوں کا شہد سبزی مائل پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ شہد کرسٹلائز ہو کر کریمی شکل اختیار کرتا ہے۔ یہ باریک دانے دار اجزاء رکھتا ہے یہ شہد نظام تنفس کی بیماریوں مثلاً سانس میں تکلیف، کھانسی بلغم وغیرہ کیلئے تجویز کیا جاتا ہے۔

شہد کی مکھیاں پودینے کے پھولوں کا رسّ چوس کر شہد تیار کرتی ہیں اس کا رنگ عنبری ہوتا ہے۔ بہت ذائقہ دار خوشبو ہوتی ہے۔ اس میں وٹامن سی کی بہت زیادہ مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ پیلے رنگ کے چھوٹے دانوں کی شکل میں کرسٹلائز ہوتا ہے۔ اینٹی سیپٹک ہوتا ہے۔ نظام انہضام کی بیماریوں کے لیے بہت مفید ہے۔

پہاڑی شہد۔ پولی فلورل شہد میں پہاڑی شہد زیادہ قیمتی سمجھا جاتا ہے۔ 1000 میٹر کی اونچائی پر یہ تیار ہوتا ہے۔ پائن کے درختوں کی شفایابی کی خصوصیات کا حامل یہ شہد بہت ساری بیماریوں کے علاج کے طور پر شہرت رکھتا ہے۔ اس شہد کا رنگ پھولوں کے حصول آب و ہوا مٹی کی ترکیب موسم کی گرمی سردی پر منحصر ہوتا ہے اور اس میں مکھی کی نسل کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ یہ شہد نظام تنفّس کی بیماریوں میں مفید جانا جاتا ہے۔

اِسی طرح تحقیق میں لکھا ہے کہ بیری کا شہد قوّتِ مدافعت، سفیدے کے پھولوں سے حاصل ہونے والا شہد کھانسی اور ناک کی تکلیف، برسیم کا شہد کیسٹرول کو کم کرتا اور خون کی روانی میں بہتر ہے۔ نیوزی لینڈ سے منوقہ کا شہد جلدی بیماریوں، انفیکشن اور کھانسی کے لئے مفید ہے۔ پھلائی کا شہد بلڈ پریشر، ہاضمہ اور دل کی سوزش کے لئے بہتر ہے۔ ہم پُرانے وقتوں میں اپنی بزرگ خواتین کو آنکھ خراب ہونے پر سلائی کے ذریعہ آنکھوں میں شہد لگاتے دیکھا کرتے تھے۔

ایک بات اِس حوالے سے بتانی ضروری ہے کہ اوّل ہر شہد کا ذائقہ دوسرے شہد سے مختلف ہوتا ہے اور دوم۔ جس علاقے میں کوئی بیماری ہو اُسی علاقے کا شہد اُس بیماری کے لئے مفید اور کارآمد ثابت ہوتا ہے جیسے اگر کسی کو الرجی ہو تو اُسے اُسی علاقے کا شہد استعمال کرنا فائدہ مند ہوگا۔ الغرض شہد کی بے شمار اقسام اپنے اجزاء خصوصیات اور رنگوں سے ممتاز ہیں اور ہر شہد اپنے اندر ایک نئے مرکب کی عکاسی کرتا ہے جو مختلف بیماریوں کے لیے استعمال ہوتا ہے یہ اتنا وسیع تحقیق کا میدان ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ شہد میں سوائے موت کے باقی تمام بیماریوں کا علاج موجود ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس میں تحقیق کا ایک سمندر رکھا ہے جیسے فرمایا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ (النحل : 70) کہ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ سے معلوم ہوتا ہے کہ دواؤں میں خدا تعالیٰ نے خواص شفاء مرض بھی رکھے ہوئے ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ دواؤں میں تاثیرات ہوتی ہیں اور امراض کے معالجات ہوا کرتے ہیں۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 5 صفحہ 65-66)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" اگر غور کریں تو اس شہد کی مکھی کے ذریعہ روحانی شفاؤں کے راستوں کی بھی نشاندہی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب شہد کی مکھی کا ذکر فرمایا تو وَاَوۡحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحۡلِ (النحل:69) اور تیرے ربّ نے شہد کی مکھی کی طرف وحی کی۔ جس کے نتیجہ میں پھر آگے ذکر ہے کہ اس نے اونچی جگہ چھتے بنائے اور پھولوں کا رس چوس کر مختلف دوروں سے گزر کر شہد بنایا۔ جس کے بارہ میں پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا فِيۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (النحل:70) کہ اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے اور اس آیت کے آخر میں فرمایا کہ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ (النحل:70) یقیناً اس میں غور فکر کرنے والے لوگوں کے لئے بہت بڑا نشان ہے۔ کس غور کی طرف یہاں اشارہ ہے؟ یہ اس بات کے غور کی طرف اشارہ ہے کہ ایک معمولی مکھی کو اللہ تعالیٰ نے وحی کر کے وہ راستہ دکھادیا جس سے ایسی چیز پیدا ہوئی جو لوگوں کے لئے شفاء بن گئی۔ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم، سب اس چیز کو تسلیم کرتے ہیں کہ شہد میں شفاء ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر کام کے لئے وحی الٰہی کی ضرورت ہے۔ اس لئے اے لوگو! تم میں سے بعض جو خدا تعالیٰ کی وحی کے انکاری بن جاتے ہیں اس بات پر غور کرو کہ شہد بنانے کا سارا عمل، پھولوں کا رس چوسنے سے لے کر شہد بننے تک، اللہ تعالیٰ کی وحی کی وجہ سے مکمل ہوا ہے۔ بلکہ معمولی جانور بھی اپنے کاموں کے لئے وحی کے محتاج ہیں، جن کو اپنے کاموں سے متعلق راہنمائی ملتی ہے۔ اور جانوروں، کیڑوں مکوڑوں میں اس کی اعلیٰ ترین مثال شہد کی مکھی کی وحی ہے۔ تو انسان کس طرح کہہ سکتا ہے؟ کہ وہ خود ہی ہدایت پا جائے گا یا اس کو کسی ہدایت کی ضرورت نہیں، سب کام خود بخود ہو رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بارے میں فرمایا کہ: ایک دنیادار انسان سمجھتا ہے کہ اس کی کوشش سے وہ اپنے مقصد حاصل کر لیتا ہے، اپنی کوشش سے اپنا مقصد حاصل کر لیتا ہے۔ جبکہ اس کی کوشش بھی دعا ہی کی ایک قسم ہے اور اس کے نتیجہ میں جو تدبیر اس کے ذہن میں آتی ہے وہ بھی وحی کی ایک قسم ہے۔ پس انسان کو شہد کی مکھی کے عمل سے یہ سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے بغیر کسی چیز کا اعلیٰ حصول ممکن ہی نہیں۔ اس لئے انسان جو اشرف المخلوقات ہے، جس کے لئے دو زندگیاں مقرر ہیں، ایک اس جہان کی اور ایک اگلے جہان کی دائمی زندگی۔ اور اگلے جہان کی زندگی کا انحصار اس جہان کے اعمال پر ہے۔ وہ اعمال کون سے ہیں، وہ جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ تو جب اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے اعمال پر انحصار ہے تو وہ بغیر وحی کے کس طرح اس دنیا میں کامیاب زندگی گزار کر اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 26/دسمبر 2008ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✿✿✿✿